

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

لاذہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف ایک قول منسوب ہے کہ انہوں نے فرمایا:

بشرُ نَحْمَا

عورت سراپا نثر ہے۔

اسلامی نقطہ نظر سے یہ قول کس حد تک درست ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد!

سب سے پہلے میں دو باتیں واضح طور پر بتانا چاہوں گا۔

1- پہلی بات یہ ہے کہ کسی مسئلہ میں صرف قرآن اور حدیث ہی ایسے دو مراجع ہیں، جو اسلامی نقطہ نظر کی نماندگی کرتے ہیں۔ ان دونوں کے علاوہ کسی اور کی بات قبول بھی کی جاسکتی ہے اور رد بھی۔

2- محققین کے نزدیک نوج البلاذہ میں بہت سارے اقوال ایسے ہیں، جن کا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف انتساب صحیح نہیں ہے۔ ایک ہوش مند قاری اس بات کو محسوس کر سکتا ہے کہ یہ باتیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے علیل اللہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عالم دین کی نہیں ہو سکتیں۔

قاعدے کے مطابق کسی قول کو اس کے قائل کی طرف منسوب کرنے کے لیے معتبر سند کی ضرورت ہوتی ہے۔ معتبر سند کے بغیر کسی قول میں کوئی وزن نہیں ہوتا۔ آپ ذرا سمجھے بتائیں کہ نوج البلاذہ میں ایسی کسی معتبر سند کا تذکرہ کہاں ہے؟ اگر کسی معتبر سند سے بھی یہ قول حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا برد آن کا ارشاد ہے:

الْبَشَرُ نَحْمُ الَّذِي نَقْتُمُ مِنْ نَفْسٍ وَجَدَّةٍ وَمِنَّا وَجَاءَتْ بِثَمَارِهَا أَكْثِيرًا أَوْ نِسَاءً... سورة النساء

پہنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اسی جان سے اس کا جوڑ بنایا اور ان دونوں سے بہت سارے مرد اور عورت دنیا میں پھیلا دیے

قرآن کہتا ہے:

بَابُ تَعْمُرِ نَحْمِ أَنْيَ الْأُنْثَى عَمَلِ عَمَلٍ مَعْنَمٍ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى لِعَيْشٍ مِنْ لَيْعِشٍ... سورة آل عمران

میں ان کے رب نے فرمایا میں تم میں سے کسی کا عمل صنایع نہیں کروں گا خواہ مرد ہو یا عورت تم سب ایک دوسرے کے ہم جنس ہو

لیہ وسلم نے عورت کو ایک نعمت سے تعبیر کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

رَحٌّ وَخَيْرٌ مَتَاعِ الدُّنْيَا لِمَرْأَةِ الصَّالِحِ

یک متاع ہے۔ اس دنیا کی بہترین متاع صالح عورت سے

"اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار چیزیں عطا ہوئیں اسے دنیا کی تمام نعمتیں عطا ہوئیں۔ ان میں سے ایک نعمت صالح عورت ہے۔ (1)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بارے میں فرماتے ہیں:

يُحِبُّ إِلَيَّ مِنْ دُنْيَاكُمْ النِّسَاءُ وَالطِّيبُ

دنیا میں سے مجھے عورت اور خوشبو محبوب ہے

ابداً؛

اعوذ قرآن و حدیث کی مخالفت کرتے ہوئے یہ کہیے کہہ سکتے ہیں کہ عورت سراپا نثر ہے۔ اگر انہوں نے یہ بات کہی تو ان کا اپنی زود بختی یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں کیا خیال ہے۔ جن کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جنت کی عورتوں کی سردار ہوں گی۔ کیا ان کے بار

رسول کی فطرت مرد کی فطرت سے بہت مختلف نہیں ہے۔ جس طرح مرد نیکی اور بدی دونوں کے مرتب ہوتے ہیں، اسی طرح عورتیں بھی نیک اور بد دونوں طرح کی ہوتی ہیں۔ البتہ ایک حدیث ہے جس میں عورتوں کے حقیقت سے خبر دار کیا گیا ہے۔ حدیث ہے:

لَتَبْدِي فَخْذًا سَرَّ عَلَيَّ الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ" (بخاری)

بعد کوئی ایسا فتنہ نہیں رہ جائے گا جو مردوں کے لیے خطرناک ہو، عورتوں سے بڑھ کر۔“

۔ میں عورتوں کے فتنے سے خبردار کرنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عورتیں سراپا شر ہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ عورتوں میں ایسی کشش اور جاذبیت ہوتی ہے کہ اس بات کا باخدا بندہ ہوتا ہے کہ مردان میں الجھ کر خدا اور آخرت کو فراموش کر بیٹھیں۔ اور یہ ایسی حقیقت ہے جس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ قرآن

إِنَّمَا أَمُوكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ هَيْئَةً... ۱۰... سورۃ التتاین

مال اور اولاد تو ایک آزمائش ہیں“

لے جاؤ جو کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ مال و دولت اور اولاد سراپا شر ہیں۔ اس کے برعکس قرآن نے مال و دولت کو ”تخیر“ سے تعبیر کیا ہے اور اولاد کو نعمت قرار دیا ہے اور ساتھ ہی یہ دونوں چیزیں فتنہ بھی ہیں کہ ان میں انسان کو مشغول کر کے خدا سے غافل کرنے کی پوری صلاحیت ہوتی ہے، یہی حال عورت کا ہے

مسلم عورتوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان چالوں کو سمجھیں اور ان چیزوں سے دور رہیں جو ترقی اور آزادی کے نام پر ان کی عزت و آبرو کو تباہ و برباد کر سکتی ہیں۔ ان کے لیے فلاح اور کامیابی اس میں ہے کہ خدا کے مقرر کردہ حدود کے اندر پوری آزادی کے ساتھ زندگی بسر کریں جس طرح قرون اولیٰ کی صا

حدا ما عہدی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ یوسف القرضاوی

عورت اور خاندانی مسائل، جلد: 1، صفحہ: 226

محدث فتویٰ